یہ دنیوی زندگی: بے بہا اثاثہ

محمد یوسف اصلاحی

آپ ایک لق و دق ریگستان میں سفر کر رہے ہیں جہاں دور دور تک نہ کہیں پانی ہے اور نہ کھانے کے لیے کوئی چیز۔ آپ کے توشہ دان میں تھوڑا سا کھانے کا سامان ہے اور مشکیزے میں تھوڑا سا پانی جس پر آپ کی زندگی کی بقا کا انحصار ہے۔ آپ جان کی طرح اس کی حفاظت کر رہے ہیں' لیکن اس کے خرچ کرنے اور دم بدم کم ہونے کے لیے آپ مجبور ہیں' اس لیے کہ اس کے استعمال کرنے ہی پر آپ کی زندگی کا دارومدار ہے۔ اس کو صرف میں نہ لائیں تو آپ زندہ نہیں رہ سکتے۔ ایسے میں یہ زاد راہ آپ کا سب سے قیمتی اثاثہ بلکہ واحد اثاثہ ہے۔ غور کیجیے آپ اس کی حفاظت کے لیے کس قدر حساس ہوں گے' پانی کی ایک ایک بوند اور کھانے کے ایک ایک ریزے کو آپ کس جزرسی' احتیاط اور دور اندیشی سے صرف کریں گے۔ آپ کی پوری کوشش ہوگی کہ ایک بوند اور ایک ریزہ طعام بھی ضائع نہ ہو' اس لیے کہ آپ کے پاس صرف یہی اثاثہ تو ہے جس پر آپ کی زندگی کی بقا کا انحصار ہے۔

آپ کا ایمان و یقین ہے کہ موت کے بعد ایک دوسری زندگی ہے جو دائمی اور ابدی ہے۔ وہاں کا سکھ بھی ہمیشہ کا ہے اور دکھ بھی ہمیشہ کا۔ سکھ کا ٹھکانا جنت ہے اور دکھ کا ٹھکانہ جہنم۔ انسان کا انجام جنت ہے یا جہنم۔ جنت وہ سدا بہار باغ ہے جہاں ہر طرح کا آرام' راحت' عیش اور گوناگوں نعمتیں ہیں' اور جہنم وہ ہولناک آتش کدہ ہے جہاں بھڑکتی آگ اور طرح طرح کے عذاب اور اذیتیں ہیں۔ اس ہولناک جہنم سے بچنے اور نعمتوں سے مالا مال جنت کو پانے کا آپ کے پاس ایک اور صرف ایک ذریعہ ہے' اور وہ ہے آپ کی یہ زندگی!

یقیناً یہ زندگی آپ کا سب سے قیمتی اور واحد اثاثہ ہے۔ یہ اگر ضائع ہوگیا تو پھر آپ کے لیے کسی طرح جنت کو پانا ممکن نہیں۔ کس قدر بے بہا اثاثہ ہے آپ کی یہ محدود دنیوی زندگی! یہی محدود زندگی آپ کی جنت تعمیر کرنے کا بھی ذریعہ ہے اور یہی زندگی آپ کو جہنم میں بھی دھکیلنے کا ذریعہ ہے۔ یہ زندگی کیا ہے؟ چند سالوں' چند مہینوں' چند دنوں اور چند لمحوں کا مجموعہ۔ پھر یہ زندگی برابر رواں دواں ہے' ہر لمحہ کم

ہو رہی ہے، برف کی طرح برابر گھل رہی ہے۔ برف تو ممکن ہے ٹمپریچر سے نہ گھلے لیکن زندگی کا برابر گھلنا ایک واقعی حقیقت ہے۔ رواں دواں زندگی کو کسی قیمت اور کسی زور پر ہرگز روکا نہیں جا سکتا۔ زمین و آسمان کی گردش، جس پر انسان کا کوئی اختیار نہیں ہے، وہ برابر اس زندگی کو گھٹا رہی ہے۔ ہمارے قبضے اور اختیار میں ہرگز نہیں ہے کہ ہم گزرتی ہوئی زندگی کو ایک لمحے کے لیے بھی روک سکیں۔ غالب نے کیا خوب کہا ہے ؎

رو میں ہے رخش عمر کہاں دیکھیے تھمے
نے ہاتھ باگ پر ہے نہ پا ہے رکاب میں

غور کیجیے، یہ رواں دواں زندگی، جو ہماری عاقبت بنانے کا واحد ذریعہ ہے، ہمارا کس قدر قیمتی اثاثہ ہے۔ یہ اگر خدانخواستہ ضائع ہو گیا تو ہمارے حسن انجام اور جنت کا کوئی بھی ذریعہ نہیں ہے۔ جنت کے حصول کا یہ واحد ذریعہ ہی ہمارا کل اثاثہ ہے۔ سنجیدگی سے سوچیے، یہ محدود زندگی کس قدر قیمتی ہے، اس کا ایک ایک لمحہ ہماری عاقبت کو روشن کرنے والا یا تاریک کرنے والا ہے۔ کیا کوئی سنجیدہ، محتاط اور دور اندیش انسان ان قیمتی لمحات کو یوں ہی بے پروائی، غفلت، بے فکری اور لاابالی انداز میں گزار سکتا ہے؟ آخرت کے انجام پر یقین و ایمان رکھنے والا انسان اس کا ایک ایک لمحہ پوری دردمندی، دل سوزی اور سوجھ بوجھ کے ساتھ بامقصد گزارے گا۔ اس لیے کہ لمحات کا یہ مجموعہ ہی تو اس کی جنت یا جہنم کا واحد ذریعہ اور اثاثہ ہے۔ یہ تیزی سے گزرنے اور برف کی طرح برابر گھلنے والی زندگی جو ہمارا واحد سرمایہ اور اثاثہ ہے، یہ اثاثہ اگر ضائع ہو گیا تو پھر ہمارے پاس کچھ نہیں ہے جس سے ہم اپنی عاقبت سدھار سکیں اور جنت حاصل کر سکیں۔

اس حقیقت کو نگاہ میں رکھیے تو سمجھ میں آتا ہے کہ یہ زندگی ہی سب کچھ ہے، یہی ہمارا کل اثاثہ ہے۔ ہماری کامیابی اور ناکامی اسی سے وابستہ ہے۔ یہی ہماری عاقبت بنانے والی ہے اور یہی ہماری عاقبت بگاڑنے والی ہے۔ اور پھر جب یہ سوچتے ہیں کہ یہ زندگی ایک بار اور صرف ایک بار ملتی ہے، ایک بار ختم ہونے کے بعد دوبارہ ہرگز نہیں مل سکتی، تو اس کی قیمت کا احساس اور شدید ہو جاتا ہے۔ وہ سنجیدہ اور دوراندیش انسان جو یہ احساس رکھتا ہو، اور یہ احساس ہر وقت اس کے ذہن و قلب پر چھایا ہوا بھی ہو، کیا وہ اس بے بہا زندگی کے ایک لمحے کو بھی کسی لایعنی، بے ہودہ اور بے مقصد کام میں گزارنے کی حماقت کر سکتا ہے۔ وہ تو صحرا کے مسافر سے بھی کہیں زیادہ اس کے ایک ایک لمحے کو دانائی، احتیاط اور سوجھ بوجھ کے ساتھ گزارے گا۔ صحرا کا مسافر جس زندگی کو بچانے کے لیے اپنے توشہ دان کے کھانے پینے کو احتیاط اور جز رسی سے صرف کر رہا ہے، وہ زندگی تو بہرحال فنا ہونی ہے اور لازماً ایک دن ختم ہو جانے والی ہے۔ لیکن

آخرت پر ایمان و یقین رکھنے والا مومن تو جس عاقبت اور جنت کے لیے اس زندگی کے ایک ایک لمحے کو نہایت قدر دانی اور احتیاط کے ساتھ گزار رہا ہے وہ جنت تو ابدی ہے، ہمیشہ رہنے والی ہے اور جس زندگی کی بدولت وہ مل سکتی ہے، یہ زندگی ایک ہی بار ملتی ہے، دوبارہ مل ہی نہیں سکتی۔ اس کا جو لمحہ بیت گیا، وہ کسی قیمت پر ہمیں دوبارہ نہیں مل سکتا۔

اس روشن حقیقت کے باوجود ہم اپنے چاروں طرف دیکھتے ہیں کہ لوگ اپنے اس سب سے قیمتی اور واحد اثاثے کو کس لاپروائی، بے دردی اور لاأبالی پن کے ساتھ گزار رہے ہیں جس کا ایک ایک لمحہ ان کی عاقبت کو روشن کرنے والا اور ایک ایک لمحہ ابدی جنت کی تعمیر کرنے والا ہے۔ بات صرف اتنی ہی نہیں ہے کہ اس زندگی کا لمحہ لمحہ جنت کی تعمیر کرنے والا ہے بلکہ لمحہ لمحہ جہنم کا گڑھا کھودنے والا بھی ہے۔ ایک ایک لمحہ جو سوچ سمجھ کر خدا کی ہدایت کے تحت گزر رہا ہے وہ جنت کے محل کی تعمیر کر رہا ہے اور جو لمحہ خدا کی ہدایت سے بغاوت میں گزر رہا ہے وہ جہنم کا گڑھا کھود رہا ہے۔ یہ حقیقت اگر ہمہ وقت ذہن و قلب پر غالب رہے اور احساس بیدار رہے تو آدمی ایک ایک لمحے کی قیمت کو سمجھے گا، اس کی قدر کرے گا اور ہرگز ہرگز اسے ضائع نہیں کرے گا۔ بے آب و گیاہ صحرا میں طویل سفر کرنے والا، جس طرح اپنے مختصر زادِ راہ کی حفاظت کرتا ہے، ایک ایک بوند پانی کو نگاہ میں رکھتا ہے اور کھانے کے ایک ایک ریزہ کو ضائع نہیں ہونے دیتا، اس سے کہیں زیادہ آخرت کا مسافر اپنی زندگی کے ایک ایک لمحے کی حفاظت کرے گا۔ اس کے صرف میں نہایت دردمندی، دل سوزی، احتیاط اور قدردانی کا ثبوت دے گا، اور جانتے بوجھتے ایک لمحے کو بھی ضائع کرنے کی نادانی نہیں کرے گا۔

میں یہ نہیں کہتا کہ میں کوئی انوکھی اور نادر بات پہلی بار آپ کے سامنے لا رہا ہوں، جو آپ کے علم میں نہ ہو، یا اس پر آپ نے کبھی سوچا نہ ہو۔ آپ نے یقیناً سوچا ہوگا۔ لیکن یہ ایک تذکیر ہے، آپ کے لیے بھی یاد دہانی ہے اور میرے لیے بھی۔ عام طور پر اس حقیقت کو جس پر ہمارا یقین و ایمان ہے، ہم ذہن میں تازہ نہیں رکھ پاتے۔ یہ احساس اکثر مضمحل ہو جاتا ہے اور ہماری زندگی کی بے پناہ قیمتی ساعتیں بہت سے ایسے کاموں میں صرف ہو جاتی ہیں جن کا کوئی مثبت اور مفید نتیجہ نہیں ہوتا، بلکہ برے نتیجے اور برے انجام کا اندیشہ لگا رہتا ہے اور اسی طرح عمرعزیز کا بیش بہا حصہ اپنے ہاتھوں سے ہم ضائع کر دیتے ہیں۔

یہ نہایت تیزی سے گزرنے والی عمر کا ایک ایک لمحہ اگر سوچ سمجھ کر اللہ کی بندگی میں گزر جائے تو یقین کیجیے کہ یہ ہر لمحہ ہمارے دل کش کردار کی تعمیر کر رہا ہے جو اسلام کا حسین پیکر ہے، اور اگر خدانخواستہ اللہ سے بغاوت میں گزر رہا ہے تو پھر ایک ایک لمحہ کفر و نفاق اور اللہ سے بغاوت کا مکروہ کردار تعمیر کر رہا ہے، جو جہنم کا ایندھن ہے۔

اس احساس کو ذہن و قلب پر غالب رکھتے ہوئے اگر زندگی کے شب و روز گزر رہے ہوں تو ہم بڑے خوش نصیب ہیں۔ درحقیقت ہم اس کردار کی تعمیر کر رہے ہیں جس میں اسلام کی عظمت دکشش کا جلوہ ہوگا اور جو اسلام کے جمال و کمال کا پیکر ہوگا۔ اس کردار میں وہ زبردست کشش ہوگی کہ خدا اور خلق خدا' دونوں کی محبتوں کا یہ مرکز ہو گا۔ اللہ کی نظر میں بھی آپ مقبول و محبوب ہوں گے اور بندگان خدا کی نظر میں بھی آپ کی وقعت و عظمت اور عقیدت و محبت ہو گی۔ آپ کی زندگی کا لمحہ لمحہ اتباع رسولؐ کے سانچے میں ڈھلا ہو گا' اور آپ کوئی ایک لمحہ کسی لایعنی' بے مقصد اور بے ہودہ کام میں ہرگز صرف نہ کریں گے' بلکہ اس تصور سے بھی آپ کو ناگواری ہو گی۔ یہی وہ حقیقت ہے جس کو اللہ کے رسولؐ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت پراثر اور جامع انداز میں ایک جملے میں یوں ادا فرمایا ہے:

من حسن الاسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ

کسی آدمی کے اسلام کا حسن یہ ہے کہ وہ لایعنی کاموں کو ترک کر دے۔

جو مومن اپنی مسلسل کوشش اور پیہم تربیت و تزکیے کی بدولت اسلام کے فیوض و برکات سے اپنے حسن کردار کی تعمیر کرنے میں لگا رہتا ہے اور اس کا کردار اسلام کے حسن و جمال اور عظمت و رفعت کا پیکر بن کر ابھرتا ہے تو اس کی ممتاز علامت ایک یہ بھی ہوتی ہے کہ اس کی عمر عزیز کا کوئی لمحہ' کسی لایعنی اور لغو کام میں ہرگز صرف نہیں ہوتا۔

جلد سوم بھی دستیاب ہے
شعورِ حیات
مولانا
محمد یوسف اصلاحی
مؤثر اندازِ تحریر ——— تربیت اور تزکیے کے لیے انتہائی مفید
● نئے خوبصورت ٹائیٹل کے ساتھ ● کمپیوٹرائزڈ کتابت
جلد اوّل :/45 روپے جلد دوم :/45 روپے جلد سوم :/45 روپے
البدر پبلی کیشنز' 23 - راحت مارکیٹ' اردو بازار' لاہور 54000